

## 9496-وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کا حکم

### سوال

وکالت کا پیشہ اختیار کرنے سے بعض اوقات شر اور برائی کی مدواہ اس کا دفاع کرنا پڑ جاتا ہے، کیونکہ وکیل نے اپنے موکل کی برات پیش کرنا ہوتی ہے، تو کیا وکیل کی اس طرح کمائی کرنا حرام ہے؟

اور کیا وکیل کے لیے کوئی اسلامی شروط ہیں؟

### پسندیدہ جواب

محماۃ کا لفظ الحماۃ میں سے مفہumat کے وزن پر ہے، اور اگر یہ حمایت اور بچاؤ شرکی ہو اور شر کا دفاع کیا جائے تو بلاشک و شبیہ حرام ہے، کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی حکم کی خلاف ورزی کا ارتکاب ہوتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اُور تم گناہ و مصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو﴾۔

اور اگر خیر و بھلائی کی حمایت ہو، اور خیر کے دفاع میں بات کی جائے تو یہ حمایت قابل ستائش و تعریف ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم بھی دیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اُور تم نجی و بھلائی میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو﴾۔

اور اس بنا پر جس نے بھی اپنے آپ کو وکالت کے پیشہ کے لیے تیار کیا اس پر واجب ہے کہ وہ کسی بھی معاملہ اور مقدمہ کی وکالت کرنے سے قبل اس مقدمہ کو اچھی طرح دیکھے، اور مکمل تیاری کرے اگر تو حت اسے وکیل بنانے والے شخص کے ساتھ ہے تو وہ اس مقدمے کی پیروی کرنے کے لیے وکیل بن جائے، تو اس طرح وہ حق اور صاحب حق کا مدد و معاون بنے گا۔

لیکن اگر حق اسے وکیل بنانے کی بجائے دوسرے فریق کا ہو تو پھر بھی اسے وکیل بننا چاہیے لیکن اس کی وکالت اپنے موکل کے مطالبہ کے برعکس ہونی پاہیے، یعنی اسے اپنے موکل کے خلاف بات کرنا ہوگی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرده معاملہ اور اپنے دعویٰ میں داخل نہ ہو، یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

“اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مظلوم کے متعلق ہے، لیکن جب کوئی ظالم ہو تو ہم اس کی مدد کس طرح کریں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اسے ظلم سے من کرو اور روکو، تو تمہاری اس کے ساتھ یہی مدد ہے"

لہذا اگر یہ علم ہو جائے کہ مولیٰ اپنے دعویٰ میں سچا نہیں، تو پھر اسے نصیحت کرنی اور اسے آگاہ کرنا، اور اس مقدمہ میں پڑنے سے ڈرانا، اور اس کے دعویٰ کا باطل ہونے کی وضاحت کرنی ضروری اور واجب ہے، تاکہ وہ اس پر مطمئن ہو کر اسے ترک کر دے۔